برما اور عالمی حالات

اپنا طرز زندگی درست کیجیے

افادات

حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم العالیۃ

مؤرخہ ۲۵ / ذوالحجہ ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۶ / ستمبر ۲۰۱۷ء شب یکشنبہ

بمقام: مسجد انوار، نشاط سوسائٹی، سورت۔

ناشر

دار الحمد ریسرچ انسٹیٹیوٹ

سوداگرواڑہ، سورت۔ (گجرات)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

گزشتہ یک شنبہ کی شب میں حسبِ معمول حضرت الاستاذ مرشدی مفتی احمد صاحب خانپوری دام مجدہم کا درس حدیث سورت کی مسجدِ انوار میں ہوا۔ اس دوران بغیر کسی پیشگی تیاری یا اعلان کے برماوغیرہ عالمی حالات کے تناظر میں حضرت والا نے ایک انتہائی اہم جامع مختصر

مضمون ارشاد فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ باتیں کہلوائی گئیں۔ اسی وقت داعیہ پیدا ہوا کہ اسے عام کر دیا جائے تا کہ ہر فرد امت تک پہنچے۔ درس کے بعد بڑی رقت آمیز دعا فرمائی، وہ بھی شامل کرنے کو جی چاہا۔

الحمد للہ عزیزم مولوی داود میمن اور مولوی عبید منیار سلمہما نے اسے جلدی سے لکھ دیا۔ فجزاہما اللہ خیرا وبارک فی علومہما وأعمالہما اب اسے حضرت کی اجازت وشکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہوں۔ اور اس توفیق وسعادت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

ناظرین سے باادب التماس ہے کہ اسے مکمل پڑھیں، پوری توجہ وانہماک سے پڑھیں، عمل

کریں اور عام کریں۔ اپنی اپنی مقامی زبانوں میں
اس کا ترجمہ کروا کر زیادہ سے زیادہ پھیلائیں۔

فجزاکم اللہ خیرا.

طاہر سورتی

۶ رمحرم الحرام ۱۴۳۹ھ

۲۰۱۷/۹/۲۷

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نؤمن به و نتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور أنفسنا و من سيات أعمالنا .من يهده الله فلا مضل له و من يضلله فلا هادى له و نشهد أن لا إلٰه إلا الله وحده لاشريک له و نشهد أن سيدنا و مولانا محمدا عبده و رسوله صلى الله تعالىٰ عليه و علىٰ اٰله و أصحابه أجمعين. أما بعد!

حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبى حدثنا الأعمش حدثنى شقيق سمعت عبد الله رضي الله عنه قال: قال النبى صلى الله عليه وآله وسلم أول ما يقضىٰ بين الناس بالدماء.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندوں کے درمیان ناحق خون کا فیصلہ ہوگا۔ حساب تو سب سے پہلے نماز کا لیا جائے گا، لیکن رزلٹ سب سے پہلے ناحق خون کا ظاہر کیا جائے گا۔

آپ ﷺ نے سب سے معافی مانگی:

آدمی کو بندوں کے حقوق کے سلسلہ میں بہت زیادہ محتاط اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ کسی کا جانی، مالی حق ہمارے ہاتھوں ضائع نہ ہو، اس کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ حضور اکرم ﷺ نے مرض الوفات میں اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ حضرت فضل بن عباس رضی

اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبیٔ کریم ﷺ کی خدمت میں آپ کی آخری بیماری میں حاضر ہوا، تو آپ کو شقیقہ (یعنی آدھے سر کا درد) تھا۔ جب سر کا درد ہوتا ہے تو آدمی سر پر کھینچ کر پٹی باندھتا ہے، جس سے درد میں راحت ہوتی ہے۔ نبیٔ کریم ﷺ نے بھی اپنے سر مبارک پر پٹی بندھوائی تھی۔ چناں چہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اسی زمانہ میں، میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا آپ لیٹے ہوئے تھے، اور آپ کے سر مبارک پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ مجھے حضور ﷺ نے فرمایا: اے فضل! اس پٹی کو ذرا کس دو! میں نے آپ کے ارشاد کے مطابق اس کو کس دیا۔ پھر آپ ﷺ میرے کندھے کا

سہارا لے کر بیٹھے، پھر آپ نے فرمایا: مجھے مسجد میں لے جاؤ۔ چناں چہ آپ کو مسجد میں لے گیا، آپ نے فرمایا: مجھے منبر پر بٹھاؤ، آپ کو منبر پر بٹھایا۔ پھر آپ نے فرمایا: لوگوں کو بلاؤ! میں گیا، اور لوگوں کو جمع کیا۔ چناں چہ سب جمع ہو گئے، پوری مسجد بھر گئی۔ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: میں بھی ایک انسان ہوں، میں نے تم میں سے کسی کی عزت کو پامال کیا ہو، یا کسی کو مارا ہو، یا کسی کا کوئی مالی حق مجھ پر ہو تو وہ یہاں آکر وصول کر لے۔ ایک شخص نے اٹھ کر کہا کہ میرے تین درہم ہیں، حضور ﷺ نے کہا: میں تم کو جھٹلانے کے طور پر نہیں، بلکہ ویسے ہی پوچھتا ہوں کہ کیسے؟ اس نے کہا: ایک مرتبہ

ایک سائل آیا تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اسے کچھ دے دو، میں آپ کو بعد میں ادا کردوں گا، وہ باقی ہیں۔

حضور ﷺ نے حضرت فضل سے کہا: ان کے تین درہم ادا کروادو۔ بقیہ حاضرین سے معافی مانگی۔

پھر حضور ﷺ حضرت عائشہؓ کے مکان پر تشریف لے گئے، اور وہاں مدینہ کی تمام عورتوں کو جمع کیا ان سے بھی اسی طرح فرمایا، چناں چہ وفات سے قبل یہ دونوں کام آپ نے کیے، اس کے بعد آپ کا انتقال ہوا۔

تو نبیٔ کریم ﷺ نے اپنی اس علو شان کے باوجود اتنا اہتمام فرمایا، تو ہمیں حقوق کی ادائیگی کا اور زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

بندوں کے حقوق کا مسئلہ بڑا ٹیڑھا ہے:

ہمارے بزرگوں کے یہاں بھی حقوق کی ادائیگی کا اہتمام رہا، حضرت تھانویؒ نے وفات سے قبل "العذر و النذر" کے نام سے ایک تحریر جاری کی تھی۔ اور اس میں اپنے تمام متعلقین کو مخاطب کر کے لکھا تھا کہ کسی کا کوئی جانی یا مالی حق ہو تو وہ وصول کر لے۔ لہٰذا اس کا اہتمام ہونا چاہیے، بندوں کے حقوق کا مسئلہ بڑا ٹیڑھا ہے۔

حقوق اللہ تو رات کی تنہائیوں میں اور اندھیریوں میں دو آنسو بہا دینے سے اللہ تعالیٰ معاف کر

دیں گے، وہ بڑے بے نیاز ہیں۔ لیکن بندوں کا حق جب تک بندہ معاف نہ کرے، تب تک اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں فرمائیں گے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں جو بھی حقوق ہوں مثلاً: جانی، مالی، کسی پر تہمت لگائی ہے، کسی کو گالی دی ہے، کسی کی غیبت کی ہے، کسی کو تکلیف پہنچائی ہے۔

آج کل ہمارے یہاں گھروں میں عامۃً زیادتیاں ہوتی ہیں، ساس کی طرف سے بہو پر۔ اور جہاں بہوؤں کا زور چلتا ہے، وہاں اس کی طرف سے زیادتیاں ہوتی ہیں، بڑا چھوٹے پر، چھوٹا بڑے پر، جہاں جس کو جیسا موقع ملتا ہے، وہ زیادتی کرتا ہے۔ ان تمام چیزوں

سے بہت زیادہ اپنے آپ کو بچانے کی ضرورت ہے۔

جان لو! سمجھ لو!

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے غلام کی پٹائی کر رہا تھا- آج کل تو غلام رہے ہی نہیں، بہت بہت تو نوکر ہوتے ہیں-تو پیچھے سے آواز آئی إعلم ابا مسعود! إعلم ابا مسعود! (اے ابو مسعود! ذرا جان لو! سمجھ لو!) پیچھے مڑ کر دیکھا تو نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے، آپ نے فرمایا: لَلّٰہُ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلَیْہِ (تم کو اپنے اس غلام پر جتنی قدرت ہے، اللہ تعالیٰ کو تم پر اس سے زیادہ قدرت ہے) حضرت

ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں سن کر لرز گیا، اور میں نے کہا: حضور! یہ آزاد ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم آزاد نہ کرتے تو لَلَفَحَتْکَ النَّارُ (جہنم کی آگ تم کو چھو لیتی) اپنے غلام کی پٹائی پر یہ سزا ہے۔ آج ان حقوق کی کوتاہیاں حد سے زیادہ ہوگئی ہیں؛ مالی کوتاہیاں بھی، جانی کوتاہیاں بھی، عزت و آبرو پر بھی حملے کیے جارہے ہیں۔ اس لیے خوب ضرورت ہے کہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے۔

کوئی دفاع کرنے والا نہیں:

آج کل ہم سن رہے ہیں کہ دنیا کے مختلف

حصوں میں مسلمان مصائب کا شکار ہیں، مسلمانوں کے ساتھ زیادتیاں کی جارہی ہیں، کوئی بولنے والانہیں، کوئی دفاع کرنے والانہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام اسلامی حکومتوں میں بھی دم باقی نہیں رہا، اگرکسی یہودی کو دنیا میں ذراسی تکلیف ہوئی ہو، تو پورے عالم میں شور مچ جاتا ہے۔

المؤمنون کجسدواحد:

اس وقت برما کے حالات بھی ہم سنتے ہیں، ہم وہاں پہنچ تونہیں سکتے، لیکن روزانہ ان کے لیے دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اللہ کے رسول ﷺ کے امتی ہونے کے

ناطے ان کا ہم پر حق ہے، اور اگر مالی مدد پہنچانے کا صحیح طریقہ ہو، تو وہ بھی پہنچائی جا سکتی ہے۔ دیگر جگہوں کے لوگ بھی مصائب کا شکار ہیں، جیسے بہار، آسام وغیرہ میں جو سیلاب زدگان ہیں، وہ بالکل ختم ہو گئے، ان کے مکانات بہہ گئے، سامان بہہ گیا، آسمان و زمین کے بیچ میں ہیں، لہٰذا ہم جتنی مدد پہنچا سکتے ہیں، اس میں کوتاہی نہ کریں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اہل ایمان کا حال ایک دوسرے کے حق میں آپس میں مہربانی اور اچھا سلوک کرنے میں ایسا ہے جیسا ایک جسم جسم کے اندر کسی ایک عضو میں تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم بیدار رہے گا۔ جیسا کہ کان میں درد ہوا تو پورا جسم بخار میں مبتلا ہو جائے گا،

دوسرے اعضا یہ نہیں سوچتے کہ یہ تو کان کا درد ہے، ہمیں اس سے کچھ لینا دینا نہیں، چناں چہ کان کا درد ہے، ہاتھ بھی بے چین ہے، آنکھیں بھی رو رہی ہیں، پورا جسم بخار میں مبتلا ہے۔اہل ایمان کے آپسی تعلقات اسی نوع کے ہیں۔اس لیے دعاؤں کا اہتمام کریں۔

فاعتبروا یا اولی الأبصار!

اور مؤمن کی شان یہ ہونی چاہیے کہ ہر چیز کو عبرت کی نگاہ سے دیکھے، تماشائی بن کر نہ دیکھے۔اور اپنے متعلق مطمئن نہ رہیں، ہم بھی بارود کے ڈھیر پر ہی بیٹھے ہیں، ملک کے جو حالات ہیں، ان کے متعلق یقینی

بات نہیں کہی جا سکتی۔ اس لیے اللہ کی طرف رجوع، توبہ اور استغفار کا اہتمام ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بخاری شریف میں منقول ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: و اللہ إنی لا ستغفر اللہ و اتوب إلیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ. (اللہ کی قسم! میں ایک ایک دن میں اللہ کے حضور ۷۰/ سے زیادہ مرتبہ استغفار کرتا ہوں) ایک اور روایت میں ۱۰۰/ کا تذکرہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی معصومیت اور بے گناہی کے باوجود اس کا اہتمام فرمائیں، تو ہمیں تو اس کا اہتمام بدرجۂ اولیٰ کرنا چاہیے۔

اجتماعی استغفار کا اہتمام:

استغفار اللہ کے عذاب کو دور کرنے والا ہے۔

و ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم. و ما کان اللہ معذبھم و ھم یستغفرون. اے نبی! آپ جب تک ان کے درمیان موجود ہیں، اللہ کا عذاب نہیں آئے گا- اب آپ ﷺ تو تشریف لے گئے- اور جب تک یہ لوگ اللہ سے اجتماعی طور پر مغفرت چاہتے رہیں گے وہاں تک اللہ کا عذاب نہیں آئے گا۔لہذا ضرورت ہے کہ اجتماعی طور پر توبہ و استغفار کا اہتمام کیا جائے۔اور آپسی حقوق کے سلسلہ میں جو کوتاہیاں ہو رہی ہیں؛ کوئی کسی کی زمین دبا کر بیٹھ گیا ہے،

کوئی کسی کے پیسے لے کر بیٹھ گیا ہے، کوئی کسی کی عزت و آبرو کے درپے ہے۔ یہ سب عام مصیبتیں ہیں، یہ تمام شکلیں بڑی خطرناک ہیں اللہ کے غضب کو دعوت دینے والی ہیں۔ اس لیے ان تمام چیزوں سے توبہ اور استغفار کیا جائے، یہی ایک علاج ہے۔ اور یہ اللہ کے بندے دنیا میں جہاں جہاں بھی مصائب کا شکار ہیں ان کے لیے بھی دعاؤں کا اہتمام کیا جائے۔

دعاء

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولا إله غيرك، أللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا محمد وعلى اٰل سيد

ومولانا محمد كماتحب وترضى بعدد ماتحب
وترضى. ربنا ظلمنا أنفسنا وإن لم تغفرلنا وترحم
لنكونن من الخاسرين. ربنا آتنافي الدنيا حسنة وفي
الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. اللهم اغفرلنا ذنوب
كلها دقها وجلها علانيتها وسرها أولها وآخرها
ظاهرهاوباطنها. اللهم إنانتوب إليك من المعاصي
كلها لانرجع إليها أبدا. اللهم مغفرتك أوسع من
ذنوبنا ورحمتك أرجى عندنا من أعمالنا. اللهم
إنك عفوتحب العفوفاعف عنايا كريم!

اے اللہ! تو ہمارے گناہوں کو معاف فرما،
ہماری خطاؤں سے درگزر فرما، گنہگار ہیں، خطا کار ہیں،

اے اللہ! اپنی اس زندگی میں ہم نے بہت گناہ کیے ہیں، اے اللہ! معاف کردے، تو معاف کرنے والا ہے، تجھے معافی بہت پسند ہے، اے اللہ! اگر تو نے ہماری مغفرت نہیں فرمائی ہمارا کوئی ٹھکانہ نہیں رہے گا، مولا! معاف کردے، مولا! معاف کردے، مولا! معاف کردے، اے مولا! تجھے معافی بہت پسند ہے، بندے جب تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتے ہیں خوش ہوکر تو فرشتوں سے کہتا ہے کہ یہ بندہ جانتا ہے کہ اس کے گناہوں کو میرے علاوہ کوئی معاف نہیں کرسکتا، یقیناً اے اللہ! ہمارے گناہوں کو آپ ہی معاف کرسکتے ہیں، ہماری مغفرت فرما، ہمارے والدین کی مغفرت فرما،

ہمارے اہل وعیال کی مغفرت فرما، ہمارے بھائی بہن، ہماری اولاد دراولاد کی مغفرت فرما، ہمارے اعزہ اوراقارب کی مغفرت فرما، ہمارے اساتذہ اورمشائخ کی مغفرت فرما، ہمارے دوست اوراحباب، ہمارے محسنین ومتعلقین، ہمارے مخلصین ومحبین کی مغفرت فرما، جنہوں نے ہم سے دعاؤں کے لیے، کہا، جو ہم سے دعاؤں کی توقع اورامید رکھے ہوئے ہیں، اے اللہ! ان کی مغفرت فرما، تمام مؤمنین ومؤمنات، مسلمین ومسلمات، پوری امتِ محمدیہ کی مغفرت فرما، اے اللہ! تو ہمارے چھوٹے اور بڑے، ظاہر اور پوشیدہ، اگلے اور پچھلے سارے گناہوں کو معاف فرما، اے اللہ! پوری امت کی مغفرت فرما۔

تیرے حبیب کی یہ امت مصائب کا شکار ہے

اے اللہ! ذلت و رسوائی کے گھڑے میں جا چکی ہے، اے اللہ، اے اللہ! ہمارے گناہوں کی نحوست سے کیا کیا ہو رہا ہے، اے اللہ! اپنے فضل کا معاملہ فرما دے، اے اللہ! اپنے فضل کا معاملہ فرما دے، اے اللہ! ارکان کے، اے اللہ! روہنگیا مسلمانوں کی بھرپور نصرت فرما، ان مظلوم مسلمانوں کی حمایت فرما، اے اللہ! بدھسٹ ظالموں کے ہاتھ کو ظلم سے روک دے، اے اللہ! ان کو ہدایت دے دے، اور اگر ہدایت مقدر نہیں ہے تو ان کے وجود سے زمین کو پاک فرما، اپنے فضل کا معاملہ فرما! اے اللہ! اپنے فضل کا معاملہ فرما، اے اللہ! ہم سب کی

زندگیوں میں خوشگوار انقلاب پیدا فرما، اے اللہ! ہر چھوٹی بڑی معصیت سے بچنے کی ہم کو توفیق عطا فرما آپسی حقوق کی ادائیگی کا ہم کو اہتمام نصیب فرما، آپس کی حق تلفیوں سے پوری پوری حفاظت فرما، اے اللہ! اپنی زندگی کے ان سارے معاملات کو موت سے پہلے پہلے درست کر لینے کی ہم سب کو توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہم سب کو ہر چھوٹی بڑی معصیت سے پاک صاف فرما دے، پوری امت کے حال پر رحم فرما، پوری امت کی بگڑی بنا دے، اے اللہ! تیرا کچھ بگڑے گا نہیں، ہمارا کام بن جائے گا، تیرے حبیب خوش ہو جائیں گے، اے اللہ! اپنے فضل کا معاملہ فرما، اے اللہ! اس

امت کی رہنمائی فرما، دستگیری فرما، مشکل کشائی فرما، اپنے فضل کا معاملہ فرمادے، اے اللہ! اے اللہ! تیرے جو بندے اس امت کی ہر قسم کی خیر کے لیے کوششیں کرتے ہیں، اے اللہ! ان کوششوں میں برکت ڈال دے، اپنے فضل کا معاملہ فرمادے، اے اللہ! اپنے فضل کا معاملہ فرمادے، ہم سب سے راضی ہوجا، اپنی رضامندی والی زندگی گزارنے کی اے اللہ! تو ہمیں توفیق وسعادت عطا فرما، ہمارے بیماروں کو صحتِ کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرما، مقروضوں کے قرضوں کی ادائیگی کی شکلیں صورتیں پیدا فرما، پریشان حالوں کی پریشانیوں کو دور فرما، حاجت مندوں کی

حاجتیں پوری فرما، قید و بند میں محبوسوں کو رہائی نصیب
فرما، مقدمات میں ماخوذوں کو بری فرما، جو جس
مصیبت میں گرفتار ہے، اے اللہ! اس سے نجات عطا
فرما، اے اللہ! تیرے حبیب پاک ﷺ کا امتی جہاں
کہیں بھی ہو، اس کے ایمان و اسلام کی، جان و مال
کی، عزت و آبرو کی، اہل و عیال، تجارت و زراعت
و کاروبار کی، ہر چیز کی پوری پوری حفاظت فرما،
پورے عالم میں امتِ محمدیہ جہاں کہیں مظلومیت کا
شکار ہے اس کی بھرپور نصرت فرما، اے اللہ! اس
ملک میں امن و امان کی فضائیں قائم فرما، امن و امان
کی فضائیں قائم فرما، یہاں رہنے والی بسنے والی

قوموں میں آپس میں محبت، رواداری، ایک دوسرے
کے ساتھ حسنِ سلوک کو عام فرمادے، اے اللہ! جو
لوگ ان کے درمیان میں بغض وعداوت ڈال کر کے
اپنے ناروا مقاصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کی
سازشوں کو ناکام کردے، اے اللہ! ہندوتو کے
علمبرداروں کی ساری سازشوں کو ناکام کردے، ان
پر الٹ دے، اپنے فضل کا معاملہ فرمادے، اپنے
فضل کا معاملہ فرمادے، اپنے فضل کا معاملہ فرمادے
اے اللہ! تیرے حبیب پاک ﷺ نے جتنی خیر وبھلائی
تجھ سے مانگی ہمیں اور پوری امت کو عطا فرما، اور جن
شرور و برائیوں سے پناہ چاہی ان سے ہماری اور

پوری امت کی حفاظت فرما، اور اے اللہ! یہاں موجود، اس مجلس میں شریک، تیرے بندوں کی جائز اور نیک مرادیں پوری فرما۔ ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم، وتب علينا إنك أنت التواب الرحيم، وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد وعلى اٰله وأصحابه أجمعين، برحمتك ياأرحم الراحمين.

درخواست از مرتب:

محترم حضرات! ماشاءاللہ آپ نے پورا بیان پڑھ لیا، یقیناً آپ کا دل نرم ہوا، طبیعت آمادۂ عمل ہوئی، اب یہاں سہولت کے لیے کرنے اور چھوڑنے کے کاموں کی ایک فہرست دیتے ہیں، جس پر عمل کرنا ذرا بھی مشکل نہیں۔ ان شاءاللہ۔

کرنے کے کام:

(۱) پانچ وقت کی نماز باجماعت پابندی سے مسجد میں ادا کریں۔

(۲) روزانہ صبح ہی صبح پون پارہ قرآن کی

تلاوت کرلیں۔

(۳) روزانہ اپنی سہولت کا کوئی وقت مقرر کر کے تین سو مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ. پڑھیں۔

(۴) جمعرات کے غروب سے لے کر جمعہ کے غروب تک میں تین سو مرتبہ درود شریف وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ پڑھ لیں۔

(۵) جمعرات کے غروب سے جمعہ کے غروب تک میں ایک مرتبہ سورۂ کہف کی تلاوت ضرور کرلیں، کہ فتنوں سے حفاظت میں بہت مفید ہے۔

(۶) روزانہ رات کو سونے سے قبل سچی پکی توبہ کرلیں۔

نہ کرنے کے کام:

(۱) بدنظری، پرائی عورت یا امردلڑکے کو بالکل نہ دیکھیں۔

(۲) زبان کا غلط استعمال، یعنی کسی کی غیبت، چغلی، جھوٹ اور بہتان سے سخت پرہیز کریں۔

(۳) بدگمانی، گانا، میوزک، ڈانس وغیرہ ہرگز دیکھیں، نہ سنیں۔

(۴) حرام مال (سود، رشوت، چوری، خیانت

وغیرہ) سے سخت اجتناب کریں۔

بندوں کے ہر طرح کے حقوق جلد از جلد ادا کر دیں، یا معاف کرالیں۔